اَلْفِدْيَةُ

فدیہ کے مسائل

حاجی یا معتمر(عمرہ کرنے والا) ممنوعات احرام میں سے کوئی کام کرے، تو اس پر ایک قربانی اگر یہ ممکن نہ ہو تو چھ مسکینوں کا کھانا اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو تین دن کے روزوں کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہے۔

بیماری یا سر کی تکلیف کے باعث یوم نحر سے قبل احرام کھولنا پڑے تو مذکورہ فدیہ ادا کرنا ہو گا۔

عَنْ عَبْدَاللّٰہِ بْنِ مَعْقِلٍ ص قَالَ قَعَدْتُ اِلٰی کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ ص فِیْ ہٰذَا الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ الْکُوْفَۃِ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ فِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ اِلَی النَّبِیِّ ا وَالْقُمَّلُ یَتَنَاثَرُ عَلَی وَجْہِیْ فَقَالَ ((مَا کُنْتُ اُرَی اَنَّ الْجَہْدَ قَدْ بَلَغَ بِکَ ہٰذَا اَمَا تَجِدُ شَاۃً)) قُلْتُ : لاَ قَالَ ((صُمْ ثَلاَثَۃَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّۃَ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَاْسَکَ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عبداللہ بن معقلtکہتے ہیں میں حضرت کعب بن عجرہ t کے پاس کوفہ کی اس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا میں نے ان سے روزے کے فدیہ کے بارہ میں سوال کیا (کہ یہ کتنا ہونا چاہئے اس پر) انہوں نے بتایا کہ (حالت احرام میں) مجھے نبی اکرم e کے پاس لے جایا گیا اس حال میں کہ جوئیں (کثرت کی وجہ سے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں ۔ آپ e نے ارشاد فرمایا ”میرا خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی زیادہ تکلیف ہو گی‘ اچھا بتاؤ ایک بکری ذبح کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟“ میں نے عرض کیا ”نہیں!) آپ eنے ارشاد فرمایا ” تو پھر تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ (یا) ہر مسکین کو ایک وقت کے کھانے کے عوض نصف صاع (1 1/4 کلو گرام) غلہ یا اس کی قیمت دے دو اور اپنا سر منڈوا لو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

احرام باندھنے کے بعد کسی رکاوٹ کے باعث حج یا عمرہ ادا نہ کر سکنے کی صورت میں حاجی یا معتمر کو ایک جانور ذبح کرکے احرام کھول دینا چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِیْ الْفِتْنَۃِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَیْتِ صَنَعْنَا کَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ا فَاَہَلَّ بِعُمْرَۃٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا کَانَ اَہَلَّ بِعُمْرَۃٍ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر wفتنوں کے زمانہ میں عمرہ کے لئے نکلے تو کہنے لگے ”اگر میں خانہ کعبہ پہنچنے سے روک دیا گیا تو وہی کروں گا جو ہم نے آپ e کے زمانہ میں کیا تھا“ (یعنی کفار مکہ کے روکنے پر رسول اللہ eنے جانور قربان کر کے احرام کھولنے کا حکم دے دیا تھا (چنانچہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ حدیبیہ والے سال رسول اللہ eنے عمرہ کا ہی احرام باندھا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حالت احرام میں بیوی سے صحبت کرنے کا فدیہ ایک اونٹ کی قربانی اور دوسرا حج ادا کرنا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلَیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ث اَنَّہُمْ سُئِلُوْا عَنْ رَجُلٌ اَصَابَ اَہْلَہٗ وَہُوَ مُحْرِمٌ بِالْحَجِّ فَقَالُوْا یَنْفُذَانِ یَمِیْضَانِ لِوَجْہِہِمَا حَتّٰی یَقْضِیَا حَجَّہُمَا ثُمَّ عَلَیْہِمَا حَجٌّ قَابِلٍ وَالْہَدْیُ رَوَاہُ مَالِکٌ فِیْ الْمُؤْطَا

حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ yسے حالت احرام میں اپنی بیوی سے صحبت کرنے والے کے بارے میں پوچھا گیا‘ تو انہوں نے فرمایا ”دونوں میاں بیوی حج کے ارکان ادا کریں یہاں تک کہ حج

مکمل ہوجائے۔ پھر اگلے سال دوسرا حج ادا کریں اور ساتھ قربانی کریں۔“ اسے مالک نے موطا میں روایت کیا ہے۔

اَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً ۔رَوَاُ ◆وَ ہُوَ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يُفِيْضَ فَاَمَرُ ◆عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ ص اَنَّ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ بِاَہْ مَالِکٌ

حضرت عبداللہ بن عباس w سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ اس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے منیٰ میں اپنی بیوی سے صحبت کی؟ حضرت عبداللہ بن عباس w نے فرمایا ”وہ ایک اونٹ کی قربانی دے۔“ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : فدیہ کی قربانی حج کی قربانی کے علاوہ ہو گی۔

{{